رجسٹرڈ انگلشیہ نمبر

شرح چندہ
سالانہ ...... ے
ششماہی ...... ے
سہ ماہی ...... عہ

قیمت پرانا پرچہ (۱ر)

فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

ہفتہ وار

مملکت

ایڈیٹر
میر حسن الدین بی اے ال ال بی (عثمانیہ)

رجسٹرڈ آصفیہ نمبر ۱

شرح چندہ
سالانہ ...... ے
ششماہی ...... ے
سہ ماہی ...... عہ

قیمت فی پرچہ (۲ر)

جلد | ۶ اردی بہشت ۱۳۵۴ ف | ۲۴ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۱۰ مارچ ۱۹۴۵ء شنبہ | نمبر

صنعتوں کو اساس جنگ سے اساس امن پر لانے کا مسئلہ

سر راما سوامی مدلیار کی نشری تقریر

ذیل میں سر راما سوامی مدلیار کی اس تقریر کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے جو ہندوستان کے صنعتی مستقبل پر دہلی سے نشر کی گئی تھی۔

جب جنگ ختم ہو جائے گی ملک کا معاشی نظام ایسی صورت اختیار کرے گا جو آغاز جنگ سے پہلے کی صورت سے بالکل مختلف ہوگی۔ صنعتوں کو حکومت کی ضروریات پورا کرنے پر مجبور ہونا پڑا تھا۔ اکثر صورتوں میں تجارت کے راستے اور خریداروں کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ حکومت ہی تقریباً واحد خریدار بن گئی تھی۔ عام بازار تقریباً مفقود ہو گئے تھے۔ اختتام جنگ اور زمانہ امن کے مابین جو عبوری دور ہوگا اس میں حکومت کو اور نیز صنعت کو احتیاط کے ساتھ قدم اٹھانا پڑے گا۔

اس عبوری دور میں عبوری معاشیات عمل پیرا ہوگی۔ عبوری معاشیات میں طلب کے مسئلہ کو زمانہ امن کی ذہنی حالت پیدا ہونے سے اس طرح مربوط کرنا پڑے گا کہ افراط یا تفریط کا مسئلہ پیدا نہ ہونے پائے۔ جنگ کا اختتام لازماً ہو چکا ہوگا۔ جنگ کے اختتام کے بعد کارخانوں کے سامنے یہ مسئلہ آتا ہے کہ پیداوار کو شہری ضروریات کے لئے کس طرح موڑا جائے۔ بعض صورتوں میں صنعتوں میں دوبارہ کام شروع کرنے کے لئے پرانے طرز پر لوٹنے کے لئے پیداوار موقوف کرنی ہے۔

حالات سے اس طرح مطابقت پیدا کرنے کے سلسلہ میں تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ مزدور جو مختلف صنعتوں میں مصروف کار ہیں بیروزگار ہو جائیں گے جس سے مزدوروں کا مسئلہ شدید صورت اختیار کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ جب مسلح فوجیں برخاست کر دی جاتی ہیں جن میں بہت سے تربیت یافتہ کاریگر بھی ہوتے ہیں تو اس انتشار کا اثر پورے نظام معاشرت پر پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جس وقت جنگ ختم ہوگی ہم ان مسائل سے غافل نہ رہیں بلکہ ابھی سے منصوبے تیار کر لیں تاکہ حکومت اور صنعتیں اس عبوری دور کے لئے پہلے ہی سے تیار رہیں۔

جنگ کے نتیجہ کے متعلق اب کوئی شبہ نہیں ہے۔ بہت ممکن ہے کہ جنگ پہلے مغرب میں ختم ہوگی اور اس کے بعد جاپان کے خلاف مشرق میں۔ گو یہ ممکن ہے کہ عبوری دور کی مشکلات ایک حد تک گھٹ جائیں گی تاہم بعض صنعتوں کو جنگی اغراض کے لئے اپنی پوری پیداوار دینی پڑے گی۔ چند روز قبل امریکہ کی حکومت نے صنعتی پیداوار کو ایک حد تک شہری اغراض کے لئے دے دیا تھا لیکن اس کو حکم منسوخ کرنے کے ساری صنعتی پیداوار کو جنگی اغراض کے لئے روک لینا پڑا۔ جاپان کے ملک میں افراط زر کی وجہ سے شہریوں کو مختلف قسم کا سامان ملنا دشوار ہو گیا تھا اس سے ملک میں یہ محسوس کیا گیا کہ دوران جنگ بھی شہری افراد کے

لئے صنعتی پیداوار کا کچھ حصہ دے دیا جائے۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ کل جاری رہے گا اور عبوری دور میں بعض صنعتیں اس قابل ہو سکیں گی کہ اختتام جنگ پر وہ شہری ضروریات کو پورا کر سکیں۔

تاہم اساس جنگ سے اساس امن پر صنعتوں کو منتقل کرنے کا مسئلہ بہت وسیع اور پیچیدہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ کا حل کیا ہے؟ اہم مسئلہ یہ ہے کہ تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ مزدوروں کو اولاً عبوری دور میں اور عبوری معاشیات کے زمانہ میں کیا مقام حاصل ہوگا؟ دوران جنگ میں مختلف کارخانوں میں جتنے مزدور داخل ہوئے ہیں اس جنگ کی صنعتی تاریخ میں اس کی مثال مشکل ہے۔ اس کے علاوہ فوجوں میں جتنے آدمیوں کی بھرتی ہوئی ہے ان کو جنگ کے بعد ان کے لئے روزگار فراہم کرنا ضروری ہے۔

جو صنعتیں دوران جنگ میں قائم ہوئیں اور نمو پا گئیں ان پر اس نقطۂ نظر سے غور کرنا چاہئے۔ وہ مسائل کیا ہیں جو صنعتوں کو اساس جنگ سے اساس امن پر منتقل کرتے وقت رونما ہوں گے؟

عبوری دور میں صنعتوں کو مستحکم بنیاد پر قائم کرنے کے لئے جن امور پر غور کرنا چاہئے وہ یہ ہیں: بازار کی مانگ، شہریوں کی ضروریات، حکومت کے زیر نگرانی سرکاری مشینوں یا کارخانوں سے استفادہ کرنے کا مسئلہ، سرکاری ٹھیکوں کی تنسیخ، کنٹرول کو برخاست کرنے یا جاری رکھنے کا سوال، فوج سے علحدہ شدہ سپاہیوں کی مزید تربیت اور درآمدات و برآمدات اور کرنسی سے متعلق مسائل کا تصفیہ وغیرہ۔

یک خیال یہ ہے کہ اگر کنٹرول اٹھا لیا جائے تو بعض صنعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ کنٹرول کی وجہ سے [illegible] اختتام جنگ پر وہ کمک پہنچ سکے گی [illegible] صنعتوں کو اہم مسائل سے دوچار ہونا پڑے گا۔ [illegible]

(بقیہ صفحہ ۲)

مملکت ہفتہ وار

جلد ۴ | ۶ اردی بہشت | نمبر ۴۲

چھ لاکھ ایکر اراضی کی آبپاشی کی ضمانت

بالآخر تنگبھدرا پراجکٹ کا سنگ بنیاد نصب ہو ہی گیا۔ اور ایک پچاس سالہ قضیہ جس کی ابتدا نواب افتخار الملک مرحوم کے عہد سے ہوئی تھی حکومت مدراس اور حکومت حیدرآباد کے دوستانہ تبادلۂ خیالات اور باہمی تعاون سے خوش اسلوبی کے ساتھ ختم ہو گیا۔ اس پراجکٹ کے افتتاح کی رسم ۲۰ فروردی سنہ ۱۳۵۶ ف کو ــــ جو دن حیدرآباد کی تاریخ میں ایک یادگار دن رہے گا ــــ بمقام مالاپورم ہز ہائنس والا شان پرنس آف برار کے دست مبارک سے انجام پائی۔

نواب زین یار جنگ بہادر نے اپنے سپاس نامہ میں ایک امر کا تذکرہ ضروری تصور فرمایا گو ۱۱ موقع پر ہم ان بیش بہا خدمات کو فراموش نہیں کر سکتے جو نواب علی نواز جنگ بہادر نے بحیثیت چیف انجینئر و کیا بحیثیت مشیر تعمیرات اس تنگبھدرے کے ضمن میں انجام دیئے۔ نواب زین یار جنگ بہادر نے اپنے سپاس نامہ میں جن اہم امور کا تذکرہ فرمایا ہے جن کا اعادہ یہاں بے محل نہ ہوگا۔

(۱) پراجکٹ کی تعمیر کے لئے چھ سال کی مدت درکار ہوگی اور جو نہر اس ذخیرۂ آب سے نکل کر ضلع رائچور کو سیراب کرے گی اس کا طول ۱۱۰ میل ہوگا۔

(۲) بارہ لاکھ پچاس ہزار ایکر کا رقبہ اس پراجکٹ کے زیر اثر ہوگا جس میں سے چھ لاکھ ایکر اراضی کی آبپاشی ہوگی۔

(۳) اسکیم کا ایک جزو یہ بھی ہے کہ جنگل اور چراگاہ کے ایک بڑے رقبہ کی ترقی کی جائے جن کا اشتراک کرناٹک میں فقدان ہے۔

(۴) اس پراجکٹ سے نکلنے والی نہروں میں کشتی رانی کی جائے گی اس طرح کم خرچ حمل و نقل کے فوائد پیدا کئے جائیں گے۔

(۵) ایک لاکھ کیلوواٹ سے زائد برقی قوت پیدا کی جائے گی جس سے نہ صرف ضلع رائچور بلکہ اضلاع محبوب نگر اور گلبرگہ میں بھی صنعتی ترقی کے لئے سالانہ پچاس کروڑ یونٹ سے زائد برقی قوت میسر آسکے گی۔ اور ان علاقوں میں صنعتی ترقی کے امکانات بڑھ جائیں گے۔

(۶) ضلع رائچور میں بلا ہرا ری کی صنعت از سر نو جاری کی جائے گی۔

(۷) حکومت سرکار عالی اس پراجکٹ پر بیس کروڑ روپیہ صرف کرے گی۔

یہ ہیں وہ اہم امور جن کا تذکرہ تنگبھدرا پراجکٹ سے متعلق صدر المہام بہادر تعمیرات نے اپنے سپاس نامہ میں فرمایا ہے۔ آپ نے اہل ملک کو یہ مژدہ بھی سنایا ہے کہ:۔

"یہی پراکتفا نہیں کیا جائے گا بلکہ سررشتہ تعمیرات اس سے بھی زیادہ مفید تجاویز کی تیاری میں مصروف ہے جو دریائے گوداوری اور دریائے کرشنا کے پانی سے استفادہ کرنے سے متعلق ہیں۔ جب یہ اسکیمات منظور ہو جائیں گی تو یہ صرف مالک محروسہ کو غلہ اور برقی قوت کی حد تک خود مکتفی کر دیں گی بلکہ مملکت آصفیہ کو جنوبی ہند کے لئے غلہ کا خزانہ بنا دیں گی۔"

آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر کا یہ اعلان ہز ایکسیلنسی نواب صدر اعظم بہادر کے اس اعلان کی تفسیر ہے کہ حکومت سرکار عالی مملکت آصفیہ کو ایک مستقل سروس اسٹیٹ کے مکمل نظریہ سے قریب تر لانا چاہتی ہے۔ ہز ہائنس شہزادہ برار نے سپاس نامہ کے جواب میں اس توقع کا اظہار فرمایا ہے کہ:۔

"اس دریا کے پانی کو مدنظر رکھ کر ہم ... میں لانے اور ساتھ ہی ساتھ دیگر خوش آئند اسکیمات کی تکمیل سے ایک ایسے دور کا آغاز ہو گا جو ممالک محروسہ سرکار عالی میں زرعی و صنعتی ترقیوں کے اہم امکانات کا ضامن ہو گا۔ ایسے رقبے جن کی آبپاری دریاؤں سے کی گئی ہو اور جنہوں نے قدرت کی عطا کردہ فراوانی سے استفادہ کر کے اپنے کو خوشحال بنایا ہو اکثر انسانی تہذیب کے گہوارے رہے ہیں اور یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ تنگبھدرا کا پانی خوشحالی پھیلا کر اور کشتی رانی کی سہولتیں بہم پہنچا کر اور برقی روشنی اور قوت کو شہروں اور دیہات میں عام کر کے ان علاقہ جات میں ایک نئی تہذیب اور ایک نیا معیار زندگی جاری کرے گا۔"

ہز ہائنس شہزادہ برار کا بہ نفس نفیس اس یادگار تقریب پر کتبہ کی نقاب کشائی فرمانا اس حقیقت کی یاد تازہ کرتا ہے کہ سرزمین دکن کو جس درجہ خانوادۂ آصفی نے زیر بار احسان کیا ہے وہ شرف شاید ہی کسی حکمران گھرانے کو حاصل ہو۔ اس تاریخی موقع پر شہزادہ برار کی موجودگی اُن بندھنوں کو اور مضبوط کر گئی ہے جو خانوادۂ آصفی اور رعایائے آصفی کے درمیان صدیوں سے قائم ہیں اور رہیں گے۔

تنگبھدرا پراجکٹ کے کامیاب آغاز کے ضمن میں ہم دو اصحاب کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ایک مولوی نواب عظیم الدین صاحب جو گزشتہ کئی سال سے اس اسکیم کے فنی شعبہ کی روح رواں رہے ہیں اور دوسرے مولوی اکبر علی خاں صاحب بیرسٹر جنہوں نے مشیر قانونی کی حیثیت سے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ ہم آنریبل نواب زین یار جنگ بہادر کو قابل مبارکباد سمجھتے ہیں کہ آپ کے دور صدر المہامی میں اس پراجکٹ کا آغاز ہو رہا ہے۔ ہز ایکسیلنسی نواب صدر اعظم بہادر کی خدمت میں ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں کیونکہ آپ کے دور صدارت عظمیٰ کا یہ کارنامہ ایک عظیم الشان اور قابل یادگار کارنامہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ یہ پراجکٹ بخیر و خوبی ختم ہو اور اُن توقعات کو پورا کرے جو اس پراجکٹ سے وابستہ ہیں۔

مجلس قیام امن مملکت آصفیہ

قارئین مملکت جانتے ہیں کہ ہم ہر اس تحریک کی تائید کرتے رہے ہیں جو رعایائے آصفی کے مختلف طبقوں اور فرقوں کو ایک دوسرے سے قریب تر کرنے کا اثر رکھتی ہے۔ اس زمانہ میں جبکہ فرقہ واری اداروں کا زور شور ہے مجلس قیام امن مملکت آصفیہ کا معرض وجود میں آنا ایک ایسا اقدام متصور ہو سکتا ہے لیکن ہمیں اس ادارہ کا نام اصل پسند نہیں کیونکہ اس نام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گویا ملک میں امن نہیں ہے اور یہ جدید ادارہ قیام امن

کا بانی نہ ہو چاہیے۔ واقعہ ایسا نہیں ہے۔ مملکت آصفیہ میں جو امن و امان پایا جاتا ہے اس کی نظیر کم از کم ہندوستان میں تو نہیں مل سکتی اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اگر اس ادارہ کو باقی رکھنا مقصود ہے تو اس کا نام بدل دینا چاہیے۔

جب برطانوی ہند میں "نیشنل وار فرنٹ" کی ابتدا کی گئی تو حیدرآباد میں بھی اسی نوعیت سے ہم نام ادارے کی ضرورت ہوئی اور زیربحث ادارہ اسی احساس کا نتیجہ ہے اب جبکہ برطانوی ہند میں "نیشنل وار فرنٹ" کو برخاست کر کے اس کی نوعیت کو بدلنے کا مسئلہ درپیش ہے تو مجلس قیام امن کا مستقبل بھی زیربحث آ جاتا ہے۔

ہماری یہ رائے ہے کہ اس ادارہ کو قائم رکھنا چاہیے۔ کیونکہ یہ ملک کے مختلف فرقوں اور جماعتوں اور مختلف مکاتب خیال کے افراد کو منظم بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ فی الوقت یہ بات تو شاید ممکن نہ ہو کہ اس کے ارکان سیاسی و سماجی عقائد میں ہم خیال ہو جائیں لیکن ہمیں امید ہے کہ جوں جوں اس سے مختلف الخیال ارکان ایک ساتھ مل جل کر کام کرنے کے عادی ہوتے جائیں گے اسی مناسبت سے ان میں متحدگی پسندی کا جذبہ پھیلتا جائے۔ اور یہ نتیجہ خود ملک کے لئے ایک فال نیک ثابت ہوگا۔

حیدرآباد جیسے ملک کو جہاں فرقہ واریت کافی پریشان کن نتائج پیدا کر سکتی ہے مشترکہ اداروں کی سب سے زیادہ ضرورت ہے لیکن ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس ادارے کے عہدہ داروں کے انتخاب میں مزید غور و خوض اور احتیاط کی ضرورت ہے مجلس قیام امن کے دستور العمل کے فقرہ (۲۵) میں لکھا ہے کہ عہدہ داروں کا انتخاب ہر تین سال کی مدت کے خاتمہ پر ایک بار سالانہ جلسہ میں ہوا کرے گا۔ ہمیں علم نہیں کہ آیا کوئی جدید انتخاب ماہ قریب میں عمل میں آیا یا نہیں۔ اگر کوئی انتخاب نہیں ہوا ہے تو اس کو جلد ہو جانا چاہیے۔ فی الوقت ہم ارباب مجلس کو یہ مشورہ دیں گے کہ وہ جلسہ عام طلب کر کے مجلس کا نام تبدیل کریں۔ اس کے علاوہ مجلس کے اغراض و مقاصد پر حالات حاضرہ کی روشنی میں نظرثانی کی جائے اور مجلس کے عہدہ داروں اور مجلس انتظامی کے ارکان کا از سر نو انتخاب کیا جائے۔

قاہرہ کانفرنس کی کامیابی

قاہرہ۔ ہر مارچ۔ عرب اقوام کی یگانگت کا دستور مکمل ہو جانے کے بعد سان فرانسسکو کانفرنس میں ان کی نمائندگی کا مسئلہ زیر غور رہا ہے۔ دستور ساز کمیٹی کا کام ختم ہونے کے پندرہ دن بعد ہی یگانگی اور

ہو چکا ہے کہ ابتدائی مجلس کا اجلاس منعقد کرنے کا مطلب ہے کہ عرب جنگ کے بعد بننے والی دنیا کے معاملات کے متعلق مفصل گفتگو شروع ہونے سے پہلے ہی ایک جتھا بن جانا چاہتے ہیں۔

کلوب کے خاتمہ سے برآمد وہ عرب لیڈروں نے کہا ہے کہ سان فرانسسکو کانفرنس میں وہ متحدہ محاذ پیش کریں گے۔ مصر کے وزیر معاملات کے وزیر عبدالرحمن عزام بیگ نے کہا کہ اس موضوع پر باقاعدہ گفتگو نہیں ہوئی ہے مگر ہم جو تیاری کر رہے ہیں۔ اس کا مظاہرہ سان فرانسسکو کانفرنس میں ابھی نظر ہوگا۔ شاہ ابن سعود کے پرائیوٹ سکریٹری شیخ یوسف یسین نے کہا کہ چاہے تمام عرب ملکوں کے نمائندے علیحدہ علیحدہ ہوں مگر مقصد ہر دو سب متحد ہوں گے۔

شام کے وزیر جمیل مردانی بے نے کہا کہ عرب نمائندوں کی پالیسی مشترکہ ہوگی بیروت کلوب کے نمائندے سے شام کے وزیر اعظم نے عبدالحمید خرلنے قاہرہ کانفرنس کے نتائج پر اطمینان کیا اور لبنان کے صدر نے بھی ان کی تائید کی۔

فلسطین کا مسئلہ

عرب وزرائے خارجہ کی کانفرنس نے فلسطین کے سوال کے حل کے لئے ایک خاص تجویز لکھی ہے جس کو وقت آنے پر اعلان کر دیا جائے گا۔ انکشاف شرق اردن کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سامر الرفاعی پاشا نے قاہرہ سے واپس آنے پر کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ کانفرنس میں شام کبیری کا سوال پر غور نہیں کیا گیا۔

تاریخ کا نیا باب

قاہرہ۔ عراق کے سابق وزیر اعظم نوری السعید نے کہا ہے کہ عرب موتمر کا دستور مکمل ہو جانے کے بعد عرب قوموں کی تاریخ کا ایک باب شروع ہوتا ہے واقعی یہ بڑی کامیابی ہے۔ لبنان کے وزیر خارجہ ہنری فرعون نے کہا ہے کہ لبنان کی آزادی یقینی ہو گئی ہے۔

شرق اردن کے وزیر اعظم کو دستور کی نقل عمان بھیجی جائے گی۔ کیونکہ وہ کانفرنس ختم ہونے سے پہلے قاہرہ سے چلے گئے تھے ایک نقل دستخطوں کے ساتھ امام یمن کے پاس بھی بھیجی جائے گی۔

۲۔ (۲۵) تھرماس (۲۶) صفوف کا فوٹو مشنری (۲۷) کا فوری قرص (۲۸) الاسلکی آلات (۲۹) کانچ کے گلاس (۳۰) نباتی گھی (۳۱) گراموفون ریکارڈ اور اس کی سوئیاں (۳۲) لیمپ و قندیل (۳۳) ...

بقیہ سلسلہ صفحہ ۱۰

مراسلات

دارالسلام کا حادثہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب مملکت

"مملکت" کی گزشتہ اشاعت میں دارالسلام کا حادثہ کے عنوان سے آپ نے جو اداریہ لکھا ہے وہ میری نظر سے گزرا۔ اس کو پڑھنے کے بعد میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ مجلس نے واقعی جلد بازی سے کام لیا۔ اگر ایک آزاد کمیشن کا مطالبہ کرنا ہی تھا تو پھر قرارداد میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے اور جو مطالبات پیش کئے گئے ہیں وہ قطعاً غیر ضروری اور قبل از وقت تھے۔ مولوی ابوالحسن سید علی صاحب نے اپنے مطبوعہ پمفلٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ کمیشن کا صدر برٹش انڈیا کے کسی ہائی کورٹ کا ایک مسلم جج ہو گیا مولوی صاحب کو اپنے ہائی کورٹ کے مسلم ارکین میں سے کسی پر بھی اعتماد نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو مولوی صاحب اور ان کے رفقا درس قبل پیشہ وکالت ترک کر دیتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب بعض غلط اشخاص کے عاجلانہ مشوروں کا شکار ہو گئے۔ مجھے بھی آپ کی طرح مولوی صاحب سے دن بدن ہمدردی بڑھتی جا رہی ہے۔

(ایک حیدرآبادی مسلمان)

خلاصہ دستور العمل انسداد ذخیرہ بندی و نفع اندوزی بابت ۱۳۵۴ف

حکومت سرکار عالی نے اشیائے ذیل کی حد تک اون قیمتوں کا تعین اور اعلان کر دیا ہے جن سے زائد دام پر وہ فروخت نہ ہو سکیں گی۔

(۱) بوٹ پالش (۲) اسلحہ و کارتوس (۳) استرے کی پتیاں (۴) چمڑا (۵) برقی گولے (۶) بھاپ (۷) کتب و رسالہ جات (۸) فوٹو کا سامان (۹) کھیل کود کا سامان (۱۰) سیکل اور سیکل کے پرزے (۱۱) شراب (۱۲) سگریٹس (۱۳) فونٹین پن روشنائی اور روشنائی اور پتیاں (۱۴) ریشمی کپڑا خاص اور مصنوعی (۱۵) اونی کپڑا (۱۶) ڈبہ کا دودھ (۱۷) ڈبہ میں بند کی ہوئی کھانے پینے کی چیزیں (۱۸) انیلین ڈائز (۱۹) جاپانی اسٹیل ٹائپ رائٹر (۲۰) آسٹریلیا بیاٹری (۲۱) الیکٹرک بیاٹریز (۲۲) گھڑیاں ٹائم پیس وغیرہ (۲۳) ہر قسم اقسام کے ترکاریوں کے تخم (۲۴) سامان سنگھار۔

کیا جنگ سائنس کی ترقی کا باعث ہوتی ہے

یا

سائنس کی ترقی کا نتیجہ جنگ ہے؟

گذشتہ جنگ عظیم کے فوراً بعد سائنسدانوں اور فلسفیوں میں شدید اختلافات رائے پیدا ہو گیا۔ اس وقت فلسفی انسانی امن پسندی کے دور سے گذر رہے تھے۔ انہوں نے جنگ کی اصلی وجہ معلوم کرنے کی کوشش شروع کی۔ معلوم تو یہی ہوتا ہے کہ انسانی فطرت ہی جنگ کا اصلی سبب ہے۔ فلسفیوں کی تحقیق کے مطابق جدید سائنس ہی جنگ گذشتہ کا موجب بنی بلکہ جنگ سائنس کی ترقی کا لازمی نتیجہ تھی۔ سائنس والوں نے اس کا جواب یہ دیا کہ سائنس کے غلط استعمال سے جنگ ظہور میں آتی۔ جمہوریتوں کے سائنس داں برابر اپنے سائنسی کاموں … کے لئے قائم کرنا، مقابلہ کرنا اور تحقیق وغیرہ میں لگے رہے۔ انہیں اس کی بہت کم پروا تھی کہ سائنسی دنیا سے باہر کیا ہو رہا تھا۔

ایک جمہوریت کے سائنس داں اپنے عاجزانہ … پر گو کہ جرمنی اور روس جیسے ملکوں کے سائنسدان اپنی حکومتوں کی جو خدمت انجام دے رہے تھے۔ دنیا بھی … جنگ کی تیاریاں۔ انقلاب انہوں نے دنیا کو انفرادیت کے نقطۂ نظر سے حکومت کے نظام کی طرف رہنمائی کرتے جا رہے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ روس میں اشتمالیت اور جرمنی میں نازیت پھیل گئی۔ ان دونوں ملکوں میں حکومت نے یا تو سائنسدانوں کو انقلاب کو کامیاب بنانے کے لئے استعمال کیا اور یا جنگ کی تیاریاں کرنے کے لئے۔ ان امور میں یہ لوگ بہت کامیاب ثابت ہوئے۔ لیکن ان کا جمہوریتوں کے سائنسدانوں پر الٹا اثر پڑا۔ وہ حکومت کے زیر اثر آنے کے اور بھی مخالف ہو گئے۔ بدقسمتی سے اس وقت روس اور جرمنی کے درمیان مثالی اختلافات کا بہت کم اندازہ لگایا گیا۔

آخر کار اس فرق کا پتہ چل گیا۔ سب سے پہلے اتحادی سائنسدانوں نے یہ محسوس کیا کہ روس کا تجربہ ساری مخلوق کے لئے مفید ہے۔ انہیں وہ نئی ضرورتیں محسوس ہونے لگیں وہ سائنس کو منظم کرنا، وہ سماج کو سائنسی اصولوں پر منظم کرنے میں دوسروں کا ہاتھ بٹانا جس سے سماج کی مردہ رگوں میں زندگی دوڑ گئی۔ اب سائنسدان محض محقق ہی نہیں رہ گئے تھے بلکہ ان کے ہاتھوں میں انسان کی قسمت تھی۔ موجودہ جنگ سے پہلے چند سالوں میں یہ نہ سمجھئے کہ … اور ہالدان جیسے بیدار سائنسدان ہی نہیں پایا جاتا تھا بلکہ مسلسل خدمات … سائنسدان … پروفیسر برنال کا بھی وجود تھا۔

جنگ شروع ہونے کے وقت پروفیسر جے ڈی برنال نے "سائنس کی سماجی خدمت" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ سائنس اور سماج کے باہمی تعلقات کی تاریخ میں یہ کتاب ایک نئے باب کا اضافہ کرنے والی سمجھی جائے گی۔

اس کے بعد جنگ شروع ہو گئی۔ یہ جنگ پچھلی جنگوں کی طرح کی نہیں ہے بلکہ اسے انقلابات کا ایک سلسلہ سمجھنا چاہئے۔ ان میں ایک نہایت اہم انقلاب اتحادی سائنسدانوں سے متعلق ہے یعنی وہ منظم ہو کر حکومت کے زیر اثر آ گئے۔ برطانیہ میں "سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ" کا محکمہ بہت وسیع ہو گیا ہے۔ اس کے جنگی کاموں میں تقریباً ہر قسم کی تحقیقات شامل ہیں جو اب تک تجارتی اور دوسرے ادارے انجام دیتے تھے۔ امریکہ میں برطانیہ سے بھی زیادہ انفرادیت تھی۔ "نیشنل ڈیفنس ریسرچ کمیٹی" اور اس کے بعد "سائنٹفک ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ" قائم ہونے پر اسی قسم کے ادارے امریکہ میں بھی قائم ہونے لگے۔ اس موقع پر یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں اقوام متحدہ کے نصب العین کی طرف پیش قدمی میں برطانیہ ہی نے پہل کی۔ برطانیہ نے امریکہ کو ایک "سائنٹفک مشن" بھیجا جس کے رہنما سر ہنری ٹزارڈ تھے جس نے امریکی سائنسدانوں پر برطانیہ کی تمام ترقیاں ظاہر کر دیں تاکہ فتح جلد حاصل ہو۔ دوران جنگ میں بین الاقوامی سائنسی تعاون اور بعد جنگ کے امن و امان کے لئے برطانیہ نقیب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا ثبوت دو چیزوں سے ملتا ہے اول امریکہ کے سائنس والوں کی رہنمائی کے پروفیسر … کا مشن۔ دوسرے حکومت ہند کے سائنسی مشیر کی حیثیت سے پروفیسر ہل کا ہندوستان چند ماہ یہاں …

یہ خیال کہ خوفناک جنگ کے زمانہ میں سائنس ترقی کر سکتی ہے۔ لوگوں کو غلط معلوم ہوتا۔ یہ صحیح ہے کہ سائنس اور صنعت نے ان قدیم زمانوں سے جنگ … لکڑی کا گھوڑا بنایا گیا جن کی ضروریات پورا کرتے رہے ہیں ہمیشہ مدد کی ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ علم طب کی بنیاد ڈالنے والوں میں سے ایک بقراط نے کہا ہے کہ جراح کو فوج میں بھرتی ہو جانا چاہئے۔ پھر بھی یہ حقیقت ہے کہ اب تک کسی زمانہ میں بھی ایسی قدر سائنسی ترقی نہیں ہوئی جتنی کہ موجودہ جنگ میں اور کسی دوسری جنگ کے دوران میں اتنی بڑی تعداد میں ایسی چیزیں ایجاد ہوئیں جو جنگ کے بعد بھی کارآمد ثابت ہوئی ہوں … خاص طور پر سائنس ہی کے سر رہے۔ … پوشیدہ

نہیں کہ اہل برطانیہ نے بہت مدد قسم کے ہتھیار اور گولہ بارود تیار کئے روسیوں نے فاسسٹوں کے نئے قسم کے بم بنائے۔ خود ہٹلر نے اتحادیوں کی نئی ایجادوں اور کششوں سے … کا اعتراف کیا ہے جنھوں نے پرزوں کو ناکارہ کر دیا۔ ان کے علاوہ دوسری ضرورت انگریزی فوجی ضروریات کی چیزیں بھی ایجاد ہوئی ہیں جنہیں ہندوستانی سائنسدان … پوری کوشش کر رہے ہیں۔

سائنس نے فوجی سپاہیوں کی دوسری ضروریات زندگی فراہم کرنے میں بھی مدد کی ہے۔ اول تو یہ کہ اب ہر چیز کسی نہ کسی طرح استعمال میں آ جاتی ہے اور کسی چیز کا کوئی حصہ برباد نہیں ہونے پاتا۔ دوسرے چیزوں کے نئے بدل ایجاد کر لئے ہیں۔ جنگی ضروریات کے سبب ریڈیو کی سائنس اور فن نے بہت ترقی کی جس کا آئندہ ریڈیو بلکہ ہر قسم کی قوت پر بڑا اثر پڑے گا۔

آج جب کہ ہزاروں جنگ میں موت کا شکار بن رہے ہیں۔ ابھی محقق زندگی بچانے کے ان گنت طریقے معلوم کر رہے ہیں۔ جس وقت لوگ ہٹلر اور مسولینی کا نام بھول جائیں گے اس وقت انسان دوستوں مثلاً اسپین کی ریپبلک کے جراح ٹرویٹا جس کے خون منتقل کرنے کے ماہر … انگلستان کے … اور … کے محقق فلیمنگ اور فلوری اور جرمن پناہ گزین … تیار کرنے والوں کے نام عزت کے ساتھ لئے جائیں گے۔

اس جنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ بوقت ضرورت سائنسدان منظم ہو سکتے ہیں اور اسی پر بحیثیت جماعت کے طور پر بنی نوع انسان کی عافیت کا دارومدار ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اتحادیوں کے سائنسدانوں نے اپنی دوران جنگ کی کامیابیوں اور قبل جنگ جرمنی میں سائنسدانوں پر مظالم سے یہ محسوس کر لیا ہے کہ موجودہ انہی کی بہبود اسی میں ہے … شاندار مستقبل فراہم کرنے کی سائنس کے سامنے جو موجودہ صورت حال ہے اس سے یہ بات اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے کہ اگر سائنس ایک بہتر دنیا پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوتی تو خود اس کی شدید مخالفت شروع ہو جائے گی۔ اسی امر کا احساس تھا جس نے ان تمام سائنسدانوں کو جنہوں نے لندن میں ۱۹۴۱ء میں ایک کانفرنس منعقد کی، ان باتوں پر نظر رکھتے ہوئے ایک سائنٹفک چارٹر بنانے پر مجبور کیا۔ ایک سائنس داں نے سائنس کی ترقی کا ذکر کر کے سائنس کو اپنا اتحادی بتایا اور اس نتیجہ پر آیا کہ سائنس کی تاریخ شاہد ہے کہ واقعات کا مقابلہ کرنے کی صورت ہی میں واقعات پر غالب آ سکتے ہیں۔ سائنس دانوں نے اس حقیقت کو مان لیا ہے یہی آئندہ ان کا نصب العین ہو گا۔

ہٹلر کا انجام زیادہ دور نہیں

یالٹا کانفرنس کے فوجی فیصلوں کا نتیجہ

یورپ کی جنگ اب ایک نئے دور میں داخل ہو چکی ہے پچھلے ہفتے مغربی یورپ کے محاذ پر جنرل آئزن ہاور کی فوجوں نے حملہ شروع کر دیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یالٹا میں تین بڑوں کی کانفرنس میں جو سیاسی اور فوجی فیصلے کئے گئے تھے ان کو عمل جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ سیاسی اعتبار سے اس کا نتیجہ ہوا کہ یونان میں حکومت اور عوام کے نمائندوں میں صلح ہو گئی اور رومانیہ کی فاشسٹ حکومت کے وزیر اعظم جنرل رادسکو کو عوام کی جگہ دینی پڑی ہے اور فوجی اعتبار سے دیکھا جائے تو مغربی محاذ پر جنرل آئزن ہاور کا حملہ یالٹا کے فوجی فیصلوں کا نتیجہ ہے۔ مشرق و مغرب دونوں سے جرمنی پر حملے ہو رہے ہیں۔ ہٹلر کا انجام اب زیادہ دور نہیں۔

اتحادی خیال میں منٹگمری کی فوجوں نے مغرب کی طرف سے ... مغربی محاذ پر حملہ کر رہے ہیں۔ ان فوجوں نے دریائے رور کے محاذ پر پیش قدمی کی ہے۔ جو علاقہ دور تک پھیلا ہوا ہے۔ ان کا مقصد ... پر قبضہ کرنا ہے۔ اس حملے میں اتحادیوں کی چار فوجیں۔ جنرل کریرار کی پہلی کینیڈین فوج۔ جنرل ڈیمپسی کی دوسری برطانوی فوج جنرل سمپسن کی نویں امریکن فوج اور جنرل ہوجز کی پہلی امریکن فوج شامل کی گئی ہے۔ دریائے رور کو عبور کر لیا گیا ہے نویں امریکن فوج کے ہراول دستے ڈسلڈورف سے چند میل اور پہلی امریکن فوج کے ٹینک دستے کولون سے چند میل دور رہ گئے ہیں۔ ان مقامات پر قبضہ کر لینے کے بعد دریائے رائن کو عبور کرنا ہوگا اور اس دریا کو عبور کرتے ہی اتحادیوں کی فوجیں جرمنی کے قلب یعنی روہر میں پہنچ جائیں گی۔

اس کے جنوب میں جنرل پیٹن کی تیسری اور جنرل ڈیورس کی ساتویں امریکن فوجیں سار کے صنعتی علاقے پر حملے کر رہی ہیں۔ جرمن بڑی سختی سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور سیگفرائیڈ کی قلعہ بندیوں سے انہیں بڑی مدد پہنچ رہی ہے۔

اتحادیوں کا فیصلہ کن حملہ

فرانس کو آزاد کر لینے کے بعد اتحادیوں نے کئی بار نازیوں کی دفاعی لائن کو توڑنے کی کوشش کی مگر ان میں ابھی تک ان کو کامیابی نہیں ہوئی۔ اس کے برعکس دسمبر میں جرمن جنرل رنڈسٹڈ نے جوابی حملہ کیا اور اتحادیوں کو بہت پیچھے ہٹا دیا تھا لیکن اس بار اتحادیوں کا حملہ کافی اہمیت رکھتا ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ یہ حملہ ایسے وقت میں کیا گیا ہے جبکہ سرخ فوج کی فتوحات سے مشرقی جرمنی میں ابتری پھیلی ہوئی ہے اور مشرقی محاذ کو مضبوط کرنے کے لئے مغربی محاذ سے نازی فوجوں کا بڑا حصہ وہاں بھیج دیا ہے۔ اس کی وجہ سے مغرب میں جرمنوں کی دفاعی طاقت کافی کمزور ہو چکی ہے۔ ان حالات میں اتحادیوں کی کامیابی کے امکانات بہت بڑھ گئے ہیں اور اس لئے یہ توقع کرنا غلط نہ ہوگا کہ مغرب میں اتحادیوں کا یہ حملہ فیصلہ کن اہمیت اختیار کر سکتا ہے۔

مشرق میں مارشل کونیف کی فوجیں کی کوشش

فورسٹ اور گوبن کے درمیان دو نئے حملوں پر حملے کر رہی ہیں۔ ان کے حملوں پر برلن کا دفاع منحصر ہے۔ گذشتہ ہفتے جرمنوں نے اس محاذ پر جوابی حملہ کر کے سرخ فوج کی پیش قدمی کو روکنے کی کوشش کی۔ مگر جرمنوں کی یہ کوشش بھی ناکام رہی۔ کونیف کی فوجیں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں نازی برابر پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں۔ بسلاؤ میں نازیوں کی فوج رہ گئی تھی اس کے بیشتر حصہ کا خاتمہ کر دیا گیا ہے مشرقی کے دوسرے محاذ پر مارشل روکوسوفسکی نے پوزنان کو آزاد کر لیا ہے اس معرکہ میں ۲۳ ہزار جرمن سپاہی قید ہوئے شمال میں روکوسوفسکی کی فوج ڈانزگ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس علاقہ میں سرخ فوج کے آگے بڑھنے کی رفتار کسی قدر سست ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس علاقہ میں بے شمار نہریں ہیں اور دلدلی زمین ہے۔ اس سے بھی آگے شمال میں کونگسبرگ میں جرمنوں کے کئی لاکھ سپاہی محصور تھے ان کے بڑے حصہ کا سرخ فوج نے خاتمہ کر دیا ہے۔ جو لوگ باقی رہ گئے ہیں وہ محاصرہ کو توڑ کر بھاگ نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر ان پر سرخ فوج کا شکنجہ روز بروز مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔

رومانیہ میں رجعت پسندوں کی نئی شورش

پچھلے ہفتے رومانیہ میں ایک نیا جھگڑا شروع ہو گیا ایک طرف رجعت پسند زمیندار اور نازیوں کے پرانے دوست ہیں جن کی رہنمائی رومانیہ کا موجودہ وزیر اعظم رادسکو کر رہا ہے دوسری طرف رومانیہ کے عوام اور ان کا متحدہ قومی محاذ ہے۔

رومانیہ کی موجودہ عارضی حکومت کے کمیونسٹ وزیر جارجیو دیج نے ۱۲ فروری کو عوام کے ایک بہت بڑے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اس انقلاب کے اسباب پر روشنی ڈالی اور ملکی نظام میں اصلاحات کرنے اور رومانیہ میں جو فاشسٹ عناصر چھپے ہیں ان کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ موجودہ وزیر اعظم نے وزارت قائم کرنے کے موقعہ پر متحدہ محاذ کے جمہوری پروگرام پر عمل کرنے کا وعدہ کیا تھا مگر اب وہ اپنا وعدہ پورا کرنا نہیں چاہتا۔ وہ یونان کے رجعت پسند وزیر پلاستیراس کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہے اس نے بھی بالکل اسی کیطرح بخارسٹ میں عوام کے ایک نہتے مجمع پر گولی چلائی مگر شاید وہ یہ بھول گیا کہ رومانیہ یونان نہیں ہے۔ اتحادیوں کے نگران کمیشن نے جس کا صدر سوویٹ کا نمائندہ ہے صاف لفظوں میں بتا دیا کہ وہ اس قسم کی حرکتوں کو برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ چنانچہ نگران کمیشن کی مداخلت کی وجہ سے وزیر اعظم کو مجبور ہونا پڑا کہ گولی چلانے کا حکم منسوخ کرے۔

سوویٹ یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار پراودا نے اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ رادسکو کی یہ حکومت جمہوریت پسند عوام سے متحد ہونے کے بجائے فاشسٹ اور غدار عناصر سے تعاون کر رہی ہے۔ رومانیہ میں جمہوری عناصر اور فاشسٹوں کی اس کشمکش کو دیکھ کر سوویٹ یونین کے عوام چپ نہیں بیٹھ رہ سکتے۔ پراودا نے لکھا کہ حکومت کو چاہئے کہ متحدہ قومی محاذ کے پروگرام پر عمل کرے اور عوام کے تمام مطالبات کو جلد از جلد پورا کرے۔ رومانیہ کے واقعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رجعت پسند عناصر پھر عوام کو کچلنے کی سازش کر رہے ہیں لیکن سوویٹ یونین کی موجودگی اس بات کی ضمانت ہے کہ رجعت پسندوں کی سازش کامیاب نہیں ہوگی اور عوام کا اقتدار قائم ہو کر ہی رہے گا۔

یالٹا کانفرنس کے فیصلوں کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ ترکی جو غیر جانبدار حکومتوں میں تھا ترکی، مصر وغیرہ بھی شامل ہیں نازی جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

ہز اکسلینسی صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکار عالی کی تقریر

جو آپ نے ماہران امراض چشم کی آل انڈیا کانفرنس منعقدہ حیدرآباد کا افتتاح کرتے ہوئے ۲۰ مارچ ۱۹۴۵ء کو ارشاد فرمائی۔

اس کانفرنس کا افتتاح کرنا اور اعلیٰ حضرت فرمانروائے حیدرآباد و برار کے دارالسلطنت میں ہندوستان کے تمام حصوں سے آنے والے ماہرین امراض چشم کا خیر مقدم کرنا میرا ایک خوشگوار فرض ہے۔ مجھے اس کام کی ترقی سے اعلیٰ حضرت بندگانعالی کی ...

بقیہ سلسلہ صفحہ (۱۰)

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

بنا منقبہ

پنجاب میں اُردو زبان کے مخالفین کا سنجرانی اس سے ظاہر ہے کہ دن رات اردو پڑھنے اور لکھنے میں مصروف رہتے ہیں اور اردو کی مخالفت کرتے ہیں، اور وہ مخالفت بھی اردو ہی کرتے ہیں۔ ہندو اخبارات حالانکہ ہندی کے ہیں مگر لکھتے اردو میں ہیں .... ملاپ

پرتاپ، پربھات، ویر بھارت اور آجیت کو دیکھیں جو ہمارے اس دعوے کی دلیل ہے کہ ہم سب کی زبان اردو ہے۔ سندھ والوں کی بولی سندھی ہے لیکن اخبارات سب اردو میں نکلتے ہیں۔ سرحد کی بولی پشتو ہے لیکن اخبارات سب کے سب اردو میں نکلتے ہیں۔ کشمیر میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہندوں اور مسلمانوں کے جتنے اخبارات نکلتے ہیں سب کے سب اردو میں۔ (انقلاب لاہور)

میسور اسٹیٹ کانگریس کے قائدین بہت جلد ریاست میسور چلے جائیں گے تاکہ اس تحریک کی تائید میں اپنا سرمایہ کی کوشش کریں کہ ذمہ دارانہ حکومت کی تشکیل عمل میں آئے۔
(ایک خبر)

کیا میسور میں ذمہ دارانہ حکومت اب تک قائم نہیں ہوئی؟ یقین نہیں آتا۔ ہم تو مہاتما مشیر دکن کی اس اطلاع پر ایمان بالغیب لاچکے ہیں کہ "اکثر بڑی اور چھوٹی ریاستوں میں کامل طور پر جزوا ذمہ دارانہ حکومت کا قیام عمل میں آچکا ہے"۔ خبر رساں ایجنسیوں کی یہ بے خبری بہت افسوسناک ہے!

وزیر لوآبادیات نے اعلان کیا ہے کہ سان فرانسسکو کے بین دولت عامہ کے جو مباحث ہو رہے ہیں ان میں ہندوستان کو بھی مدعو کیا جائے گا۔ ایک سیاسی کانفرنس کی حیثیت سے سان فرانسسکو کا نفرنس میں ہندوستان بھی شریک ہوں گے ان کے متعلق ہم خاموش رہ کر خیالات ظاہر کریں۔ (ایک خبر)

ع مجھ تک کب ان کی بزم میں آتا تھا دورِ جام!
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

"اپنی پالیسی کو زیادہ سے زیادہ لوگوں سے منوانے کے لئے کمیونسٹ کوئی خفیہ سازش نہیں کرتے۔ وہ اپنے اخباروں، اپنی کتابوں، اور رسالوں، جلسوں اور گفتگو کے ذریعہ حتی المقدور اپنی بات لوگوں تک پہونچاتے ہیں"۔
(قومی جنگ)

تصویر کا دوسرا رُخ ملاحظہ ہو:-

ہندوستان کی سیاست میں کمیونسٹوں کی حیثیت بہت ہی عجیب ہے۔ جغرافی لحاظ سے وہ ہندوستانی ہیں اعتقاد کے لحاظ سے روسی اور سیاسی اعتبار سے وہ ایک ایسی شراب ہیں کہ جس بوتل میں ان کو ڈال دیجئے وہ اسی کا لیبل اختیار کرلیتے ہیں۔ ایک آدمی کو کپڑے اتار کر دوسرا لباس پہنتے میں جتنی زحمت کرنی پڑتی ہے ایک کمیونسٹ ایک جماعت سے نکل کر دوسری جماعت میں داخل ہونے میں اتنی زحمت بھی محسوس نہیں کرتا۔ (کوثر۔ لاہور)

مزید تفصیلات آنمہرا کانفرنس یا کتاب سبھا سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

سندھ کے وزارتی انتشار پر بحث کرتے ہوئے ریسٹ لیڈر سجاد ظہیر نے "قومی جنگ" میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں جی ایم سید کی ترقی پسندی کو سراہا گیا ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ سندھ کے ترقی پسند عناصر اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ وزارت اللہ کو بحال اور برطرف کیا جائے اور جی ایم سید کی پوری حمایت کی جائے۔

ایک دوسری خبر اخبارات میں یہ شائع ہوئی ہے کہ:-

مسٹر محمود ہارون ایک صحافتی بیان میں کہتے ہیں کہ مسٹر سید کا اس پر اصرار ہے کہ انہوں نے جماعتی نظم و ضبط کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ موصوف آئندہ کبھی ایسا نہ کریں گے۔

ان دو خبروں کو ملا کر پڑھنے کے بعد اگر کسی شخص کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو کہ اس خلفشار میں کمیونسٹوں کا خفیہ ہاتھ کام کر رہا ہے تو یقین جانئے کہ ایسا شخص رجعت پسند ہے۔ ہم صرف اس قدر کہنا چاہتے ہیں کہ "عیاں راچہ بیاں" اور "دلی دست گواہ چست"

حکومت ہند نے تحریک امداد باہمی کی آئندہ ترقی کا منصوبہ بنانے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔
(ایک خبر)

اتحاد المسلمین کے ہائی کمان کو جاپانی شور رہے کہ وہ تحریک امداد باہمی کے خلاف ایک "کل ہند محاذ" تیار کرے مگر اس کا خیال ہے کہ یہ محاذ کہیں "کل ہند نمائش مصنوعات" کی طرح مقامی ہو کر نہ رہ جائے۔

آج قومی زندگی میں بوالہوسوں نے اپنی قیادت اور رہنمائی کے جھنڈے بلند کرکے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی تدبیریں ایجاد کرلی ہیں اور یہ شعبدہ بازی نہ صرف سیاسیات کے میدان میں بلکہ علم و ادب کی شاہراہوں پر بھی کم نظر عوام کے دماغوں کو ایک افیون جیسے نشہ میں مبتلا کر رہی ہے۔ (مدینہ پیام)

جو لوگ ہر روز کچھ "سوچتے" رہا کرتے ہیں وہ سوچ رہے ہیں کہ عبارت بالا میں سیاست اور ادب کے ساتھ صحافت کا لفظ کیوں ترک کر دیا گیا!

حیدرآباد سندھ کے ایک انسپکٹر راتب منہوتی کو تین ہزار روپیہ کے تغلب کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا۔ (ایک خبر)

اگر اس انسپکٹر نے اپنا "راتب" وصول کرلیا تو کیا قصور کیا!

مرکزی مقننہ میں موازنہ پر بحث کرتے ہوئے مسٹر نیوگی نے کہا کہ:-

"حکومت کو چاہئے کہ ملک میں بڑھتی ہوئی قلت پارچہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ننگوں کی نوآبادی بسائے"۔

ننگوں کی نوآبادی بسانے کے لئے قطعۂ اراضی بہت موزوں ہو سکتا ہے جہاں کل ہند نمائش مصنوعات کی جانب سے مظاہرۂ لباس کیا جا رہا ہے۔

تعلقات دولت عامہ کی کانفرنس

سر ظفر اللہ خاں کی تقریر

لندن ۱۰ مارچ - تعلقات دولت عامہ کی کانفرنس لندن کے ہندوستانی وفد کے قائد سر محمد ظفر اللہ خاں نے کل گیتم ہاؤس میں ایک صحافتی کانفرنس میں نسلی امتیازات کی مذمت کی۔ انھوں نے کہا کہ دولت عامہ کو دولت عامہ کی حیثیت سے اپنے تمام لوازمات کے ساتھ باقی رہنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی شکل میں بھی کوئی نسلی امتیاز باقی نہ رہے۔ جب تک ایک نسل کو دوسری نسل پر تفوق و تسلط کے حق و دعوے کا یہ خیال جاری رہے گا تو خدشہ ہے کہ باوجود سان فرانسسکو کے لڑائیاں ہوتی رہیں گی۔ ہم میں اور نازیوں کے نظریہ امتیاز نسلی کے درمیان صرف یہی فرق ہے کہ نازی اس کو علانیہ پرچار کرتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور ہم اس پر عمل تو کرتے رہتے ہیں لیکن علانیہ طور پر اس کا پرچار کرنا نہیں چاہتے۔ آپ نے کہا کہ انھوں نے اپنے دونوں نظریوں کی صراحت آزادی کے ساتھ پوری طرح کی ہے۔ نسلی امتیاز کے متعلق جنوبی افریقہ کا نقطۂ نظر تو واضح ہے۔ برطانوی کریبیا میں اپنے متعلق بعض جزوی مسائل ہیں اگرچہ ابھی حل طلب ہیں۔ انھوں نے کینیڈا کی وفد سے بڑی اطمینان بخش ملاقاتیں کی ہیں۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانی

وفد کے نائب قائد سر مہاراج سنگھ نے کہا کہ جنوبی افریقہ کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے جو تجاویز پیش کی گئیں ان میں قانونی مساوات ایک صوبے سے دوسرے صوبہ کو ترک وطن کرنے کے مواقع اور افسوسناک آزاد تجارتی انسٹیٹیوٹ اور نتال میں ہندوستانیوں کو حصول جائداد پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں ان کو رفع کرنے کے مسائل شامل ہیں۔

سر ظفر اللہ نے اس امر کی توضیح کی کہ موجودہ تعلقات کی جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی تمام تر ذمہ داری حکومت ہند پر عائد ہوتی ہے۔ ہندوستانیوں کو وہاں مزدوروں کی طرح کام کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے اور پھر ان کو ملازمت نہیں دی جاتی اور ان کو شہریوں کی سطح پر نہیں اٹھایا جاتا کہ وہ اپنے مفاد کی حفاظت کر سکیں۔ انھوں نے کہا کہ آبادیات کو ان کے تمام مسائل سے ہمدردی ہے لیکن جب تک موجودہ عدم مساوات کو ختم کرنے کے لئے ہندوستانیوں کو نقصان پہونچے گا۔ جب تک نمایاں طور پر قدم نہ اٹھایا جائے ایک دن آئے گا کہ اس دولت عامہ کا شیرازہ بکھر جائے گا۔

سر مہاراج کا بیان - سر مہاراج نے بیان کیا کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں میں یہ جذبہ پایا جاتا ہے کہ وہ وہاں کے اصلی باشندوں کے نصب العین کے ساتھ شریک ہو جائیں۔ بعض لیڈر اشخاص نے ان کے اس میلان کا خیر مقدم کیا کیونکہ انھوں نے محسوس کیا کہ اس طریقہ سے خود ان کے ان حقوق کے حصول کا امکان ہے جن کے لئے وہ قسمت آزمائی کر رہے ہیں۔ جب یہ سوال کیا گیا کہ آیا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ غیر یورپی باشندوں کو یورپی باشندوں کی ۲۰ لاکھ آبادی کے مقابلہ میں ۱۰ لاکھ آبادی حاصل ہو جائیگی تو سر مہاراج نے جواب دیا کہ یہ تو نہیں کہہ سکتا ہوں ہم انجام کار یہی ہوگا۔

مہاراج سنگھ نے کہا کہ اگر نتال آرڈیننس منسوخ کیا جاتا تو ان کا خیال یہ ہے کہ ایجنٹ جنرل کو بلایا گیا ہوتا اور جنوبی افریقہ کے خلاف معاشی منظوری کی جا کر دی جاتیں۔

غلطی کے اعادہ سے غلطی کی تلافی

موصوف نے کہا کہ اگر ہندوستانیوں کو حق رائے دیدیے جائیں تو ممکن ہے کہ وہاں کے باشندوں میں اس کے ردعمل کا خطرہ یورپیوں کے دلوں میں پیدا کر دیا جائے مگر غلطی کے اعادہ سے غلطی کی تلافی نہیں کی جا سکتی۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ اگر ہندوستانیوں کو ملک میں طوفان برپا کرنے کی اجازت دی جائے تو کیا جنوبی افریقہ کے معاملہ میں فساد و خرابی کا اندیشہ ہے۔ سر ظفر اللہ نے کہا کوئی ایسا موقع نہیں پایا جاتا کہ ہندوستانی جنوبی افریقہ میں طوفان برپا کریں۔ کیونکہ ان کو تبدیلی ملک کی اجازت نہیں دی گئی ہے مزید یہ کہ حکومت ہند ان ہندوستانیوں کو اس کی اجازت نہ دے گی کہ وہ ایک ایسے ملک میں منتقل ہو جائیں جہاں ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے جیسا کہ جنوبی افریقہ میں۔ (رائٹر)

ہندوستانی ایوان تجارت و صنعت کا اجلاس

صنعتی ترقی سے متعلق قراردادیں

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ وفاق ہندوستانی ایوان تجارت و صنعت کے اجلاس میں جو اب نئی دہلی میں ہو رہا ہے ملک کی صنعتی ترقی سے متعلق تین قراردادیں منظور کی گئیں۔ مسٹر ... کی پیش کردہ ایک تحریک میں حسب ذیل تین امور کے متعلق سے حکومت ہند کی صنعتی پالیسی کے اعلان کرنے کا حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا۔

(۱) مستقبل کی صنعتوں میں حکومت کا حصہ۔

(۲) ہندوستان کے موجودہ صنعتوں کو تحفظ اور قائم ہونے والی دیگر صنعتوں کے اندرونی و بیرونی مقابلوں کے خلاف اختیار کی جانے والی تدابیر۔

(۳) کسی بین الاقوامی انتظام میں جس سے ہندوستان کے ذرائع کے استعمال متاثر ہونے کا امکان ہو ہندوستان کا حصہ۔

مسٹر ... کے جانب سے پیش کردہ ایک اور قرارداد میں حکومت ہند کی زمانہ جنگ کی حصول اندازی کی پالیسی کا اعلان کر دینے کا مطالبہ کیا گیا اور اصرار کیا گیا کہ محصول کا ڈھانچہ اس طور پر بنایا جائے کہ اس سے صنعتی ترقی کی رفتار تیز ہو جائے۔

اس ایوان نے بعد از جنگ برما کے ہندوستانیوں کے متعلق ایک مفصل قرارداد منظور کی۔ مسٹر ... نے اس قرارداد کی تحریک کی۔ قرارداد میں بیان کیا گیا ہے کہ ہندوستانیوں نے ہمیشہ سیاسی معاملات میں اہل برما کے ساتھ تعاون کیا۔ ہندوستانی کوئی ایسی خاص مراعات و حقوق نہیں چاہتے جو اہل برما کی رو سے طبقہ کو حاصل نہیں ہیں۔ اس قرارداد میں حکومت ہند پر زور دیا گیا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیائی کمان کے ساتھ اپنی فوری سہولتیں فراہم کرے اور ایسے موثر انتظامات کئے جائیں جس سے برطانویوں کی طرح ہندوستانی بھی برما کے آزاد شدہ علاقہ میں جلد جا سکیں۔

اس سے قبل ایوان نے سیٹھ بدریداس گوئنکا کی ایک قرارداد منظور کی جو تجارتی اور صنعتی ترقی کا مختلف طریقوں کی نگرانیوں سے متعلق تھی۔ وفاق نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے اشیائے تجارت کی درآمد و برآمد خرید و فروخت تقسیم اور اشیاء کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل سے متعلق وقتاً فوقتاً جو نگرانیاں عائد کی گئی ہیں ان پر اظہار تشویش کیا کہ ان نگرانیوں سے تجارت ... اور اس سے صرف تجارت کی ... اور نقصان ... رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے بلکہ اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہونے میں ناکامی ہوئی ہے۔

اس قرارداد کی تائید مسٹر محمد حسین ہاشم حاجی نائب صدر ایوان تاجران ہند بمبئی، مسٹر لال جی مہروترا کراچی، مسٹر جیوتشندر ... بنگال اور مسٹر ... ایل جاجودیا بمبئی نے کی۔

بالاتفاق آئندہ سال کے لئے سر بدریداس گوئنکا کو صدر، لالہ جی گردھاری لال جی کو نائب صدر اور مسٹر ... ایل سرکار کو خازن منتخب کیا گیا۔

اکابر ثلاثہ کے فیصلے

پریسیڈنٹ روزولٹ کا بیان

واشنگٹن ۔ ۲ ۔ مارچ ۔ کل مسٹر روزولٹ نے یالٹا کانفرنس سے متعلق امریکی کانگریس کے متحدہ اجلاس میں رپورٹ پیش کرتے ہوئے یالٹا کانفرنس کے فیصلوں کی تائید پر زور دیا تاکہ ایک مستحکم امن کا قیام اتحادیوں کی طرف سے عمل میں آسکے۔

امریکی صدر نے کانفرنس میں حصہ لینے والے تین قوتوں کے کاموں پر تبصرہ کیا اور انہیں چار نکات میں بیان کیا۔ اول یہ کہ دشمن کو شکست دی جائے جرمنی پر قبضہ کر کے قابو حاصل کر لیا جائے۔ دوسرے یہ کہ بین الاقوامی تحفظی ادارے کے بعض اختلافات کو تصفیہ کر دیا جائے جو کہ ڈمبرٹن اوکس کی کانفرنس میں اٹھائے گئے ہیں۔ تیسرے عام سیاسی و معاشی مسائل ہیں جو جرمنی سے آزاد کئے ہوئے علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور چوتھے پولینڈ اور یوگوسلاویہ کے پیدا کردہ خاص مسائل ہیں۔

مسٹر روزولٹ نے وضاحت کی کہ مشرقی جرمنی پر روسیوں کی پیشقدمی اور مغربی جرمنی کے محاذ پر دوسرے اتحادیوں کی پیشقدمی سے روسیوں اور مغربی کمان کے مابین ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کی ہم آہنگی ممکن ہو گئی ہیں۔ وہ فوجی اشتراک ممکن ہے۔ مسٹر روزولٹ نے کہا کہ مغربی محاذ کی اتحادی افواج اور مشرقی محاذ اور اطالیہ کی اتحادی فوجوں کے رابطے میں روزانہ معلومات فراہم کرنے کا کوئی بندوبست کر لیا گیا ہے۔ یالٹا میں لندن اور واشنگٹن سے بھیجنے کی بجائے براہ راست پہنچ جایا کریں گی لیکن سابق میں یہ عمل نہیں تھا۔ امریکی صدر نے کہا کہ امریکی اور برطانوی لیڈروں کا باہمی اشتراک فوجیوں کے لئے بڑا ہی ہمت افزا ثابت ہوا۔

صدر روزولٹ نے یہ بھی کہا کہ اتحادی اس وقت تک دم نہیں لیں گے جب تک کہ جرمنی غیر مشروط طور پر ہتھیار نہ ڈال دے۔ جرمنوں کو غیر مشروط طریقہ پر ہتھیار ڈالنا ہی ہوگا۔ اس سے پہلے کہ وہ ان ہمسایوں کے ساتھ جن سے آئندہ ساتھ دوستانہ تعلقات کا رشتہ جوڑنے کی کوشش کرے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یالٹا میں اس بات کی مکمل وضاحت کی جاچکی ہے کہ اتحادی جرمن باشندوں کو تباہ کرنا نہیں چاہتے۔ یالٹا کانفرنس میں یہ بھی طے کیا گیا کہ جرمن ان تمام نقصانات کی پابجائی کرے جو نازیوں کی طرف سے بے گناہ ممالک پر عائد کئے گئے۔ مسٹر روزولٹ نے یہ بھی بتایا کہ میں نے وارسا اور رائنلینڈ کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ میں نے سباسٹاپول اور یالٹا کو دیکھا ہے۔ اب خطۂ زمین پر شائستہ میانت کی بجائے جرمنوں کی عسکریت پسندی کے وجود کے لئے کوئی مقام نہیں ہے۔ مسٹر روزولٹ نے یہ بھی کہا کہ امریکی نمائندوں نے مابعد جنگ زمانہ میں جرمنوں کے ساتھ سلوک کے متعلق جو تجاویز پیش کی ہیں وہ برطانیہ اور روس کی طرف سے منظور کر لی گئی ہیں اور ان کا بہت جلد اعلان کر دیا جائے گا۔ اطالیہ اور یوگوسلاویہ کے پیدا شدہ حالات سے متعلق کانفرنس کے تصفیہ کا ذکر کرتے ہوئے صدر روزولٹ نے کہا کہ تہران اور یالٹا کانفرنسوں کے انعقاد میں ایک طویل مدت کے فرق نے اطالیہ، یونان، یوگوسلاویہ اور پولستان کے مسائل کو زیادہ پیچیدہ کر دیا ہے اس لئے اب یہ طے کیا گیا ہے کہ وقتاً فوقتاً شخصی ربط و ضبط قائم کیا جائے اور روس، برطانیہ اور امریکہ کے مابین تبادلۂ خیال کیا جاتا رہے۔ ایک پائیدار امن کے قیام کے حصول کے لئے ادارے کے قیام سے متعلق منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے امریکی صدر نے کہا کہ اس سے پہلے اتحادی دول اپنے مقاصد امن و جنگ میں اس قدر قریب نہیں ہوئے تھے جتنے وہ آج ہیں۔ آج وہ ساری امن پسند قوموں سے اپنا رشتہ جوڑنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے ان کے اٹل ارادے ہیں۔

آخر میں مسٹر روزولٹ نے کہا کہ میں کانفرنس سے اس مستحکم ایقان کے ساتھ لوٹا ہوں کہ ہم نے امن کے حصول کے لئے اچھی پہل کی ہے اور اب اس سوال کا انحصار کہ ہماری یہ مساعی بارآور ہوں گی یا نہیں۔ آپ پر ہے جب تک کہ آپ یالٹا کانفرنس کے فیصلوں پر پورے اتفاق کا ثبوت نہ دیں اس وقت تک کانفرنس کے نتائج بے سود ہونگے۔

کانگریس کے روبرو یالٹا کانفرنس پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے امریکی صدر مسٹر روزولٹ نے جاپان کے خلاف جنگ کا بھی ذکر کیا اور جاپان کے کرتا دھرتاؤں کو تنبیہ کی کہ انہیں برطانیہ اور امریکہ نے فراموش نہیں کیا ہے انھوں نے یہ بھی کہا کہ جنرل میک آرتھر نے منیلا کی طرف شاندار پیش قدمی کو مکمل کر لیا ہے اور امیر البحر نمٹز نے جاپانی سرزمین کے قریب ایوجیما میں ہوائی اڈے سنبھال لئے ہیں۔

تنگبھدرا پراجکٹ

چیف انجنیئر حکومت مدراس کی تقریر

حیدرآباد ۔ ۲۰ ۔ فروری ۔ ہز ایکسیلنسی گورنر مدراس کا تنگبھدرا پراجکٹ کے موقعہ پر خیر مقدم ادا ہز ہائینس والا شان شہزادہ برار اور نواب صاحب چھتاری اور دیگر امرا و اعلیٰ عہدہ داران مملکت حیدرآباد کا استقبال کرتے ہوئے چیف انجنیئر مدراس راؤ بہادر ایس گوبند راجہ آئنگار نے کہا کہ اس پراجکٹ سے اضلاع کرنول بلاری کے شمالی حصوں کو کافی فائدہ پہنچے گا۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ متذکرہ اضلاع ہمیشہ قحط کا شکار بنتے رہے ہیں۔ ۱۹ ویں صدی میں ان اضلاع کو ۳۰ سال تک سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا اور ۳۰ سال تک یہاں قحط کے حالات موجود رہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا مدراس کی کمیٹی نے جو سرکاری اور غیر سرکاری ارکان پر مشتمل تھی ۱۹۳۰ء کی اپنی رپورٹ میں تنگبھدرا پراجکٹ کے کام کو جلد شروع کر دینے کا مطالبہ کیا تھا اور اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ یہ پراجکٹ ہی ان اضلاع کے قحط کا موثر علاج ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ اس پراجکٹ کا افتتاح یور ایکسیلنسی کی شخصی سعی کے بغیر عمل میں نہ آیا ہوتا اس پراجکٹ کے افتتاح کا سہرا یور ایکسیلنسی کے مشیر مسٹر ایس ۔ وی ۔ رام مورتی کے سر ہے جنہوں نے اعلیٰ حضرت حضور نظام کی حکومت سے اس سلسلے میں کامیاب گفت و شنید کی جس سے اس سلسلے میں آنریبل نواب صاحب چھتاری کی آنریبل سر غلام محمد نواب علی نواز جنگ بہادر اور حکومت سرکار عالی کے دیگر ارکان کی امداد کو بھی جن کے بغیر یہ پراجکٹ بار آور نہیں ہو سکتا تھا۔ فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ یہ ہندوستان کی تاریخ میں پہلا موقع ہے جب کہ دو وسیع تر حکومتوں ۔ ایک صوبہ اور ایک ریاست نے اپنی اپنی رعایا کی مشترکہ بہبودی کے لئے اس عظیم الشان مشترکہ سعی میں تعاون کیا۔ دریائے تنگبھدرا کے دونوں جانب کے باشندے تاریخی، معاشی، جغرافیائی اور لسانی ہر اعتبار سے قربت و مماثلت رکھتے ہیں۔ اور یہ مشترکہ منصوبہ آپ ان دونوں علاقوں کے باشندوں کے تعلقات کو مزید استوار کریگا۔ ہز ایکسیلنسی نے کہا کہ یہ پراجکٹ دونوں حکومتوں کے باشندوں کی مشترکہ بہبودی کے اس قسم کے انجام دئے جانے والے مزید کاموں کا پیش خیمہ ہوگا۔ آخر میں آپ نے ہز ہائینس والا شان شہزادہ برار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عقل و کل کی ہمیشہ بہبودی کی ضرورت پر زور دیا۔

صنعتوں کو اساس جنگ سے اساس امن پر لانے کا مسئلہ

بقیہ سلسلہ صفحہ اول

کو دکھنے سے اور تو وہ پیدا کرنا پڑے گا۔ گزشتہ پانچ سال کے دوران میں اکثر کارخانہ داروں نے اپنا نشو و نما ناخواستہ مگر بعد کو بہ حسب خاطر حکومت ہی کے ہاتھ میں دے دیا اور ایک طرح تسلیم کر لیا۔ انہوں نے پیشہ ورانہ طور پر کوئی دیا نہیں رکھا اور تجارت کے عام طریقے منسوخ ہو گئے اور حکومت کے مختلف کنٹرول قائم ہو گئے۔ تجارت کے قدیم طریقوں کے دوبارہ اختیار کرنے کے لئے عرصہ درکار ہوگا۔

ایک سوال یہ ہے کہ مختلف قسم کے کنٹرول جو دوران جنگ میں قائم کئے گئے ہیں جاری رکھے جائیں یا فوراً برخاست کر دئے جائیں۔ ایک بیوپاری کی عام طور پر یہ خواہش ہوتی ہے کہ کنٹرول جس قدر جلد برخاست ہو جائے بہتر ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ خود بیوپاری یا کم از کم ان کا روشن خیال طبقہ یہ محسوس کرے گا کہ ایسی صورت میں جبکہ سارے معاشی نظام کو متبدلہ حالات سے ہم آہنگی پیدا کرنا ہے کنٹرول کو فوراً برخاست کیا جانا یا اس میں نرمی پیدا کرنا سخت مضر ہوگا۔ کاشتکار اور صارفین کے مفاد کے نقطہ نظر سے یہ ایک بڑی بات ہے کہ طلب کے ساتھ قیمتوں کا استحکام ایک بہت حد تک ضروری ہے۔ جنگ کے اختتام پر اشیاء کی قلت کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہو جبکہ قوت خرید بڑھی ہوئی ہے تو یہ چیز بے حد نقصان رساں ہوگی۔ اس سے کاروبار پر انتشار انگیز اثر پڑے گا۔ تھوڑے فائدہ کے لئے بیوپاریوں کو آگے چل کر بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔ لہٰذا یہ مسئلہ نہایت سنجیدہ غور و فکر کا طالب ہے کہ عبوری دور میں حکومت کے عائد کردہ مختلف کنٹرول برقرار رکھا جائے یا نہیں۔

اختتام جنگ پر حکومت کے قبضہ میں بہت سا سامان بچ جائے گا جس کی حکومت کو مزید ضرورت نہ ہوگی۔ ایسے سامان کی نکاسی کا مسئلہ بھی غور طلب ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس سامان کی نکاسی کب اور کس طرح عمل میں آئے؟ اس کی قیمت کیا مقرر کی جائے؟ کیا ایسے سامان کو موجودہ سمجھ کر پھینک دیا جائے؟ بعض ممالک کا یہی خیال ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کے موجودہ حالات میں ایسا خیال مفید نہیں۔ اس مال کی نکاسی سے جو حکومت کے قبضہ میں ہے کاروباری سرگرمیوں کو مدد ملے گی۔ ایسے سامان کی باقاعدگی کے ساتھ نکاسی کے لئے تجاویز مرتب ہو رہی ہیں اور توقع کی جاتی ہے کہ بیوپاریوں کے مشورہ کے بعد ان تجاویز کو قطعی صورت دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسی مشینری اور کارخانے جو حکومت کی ملک میں ان کو کیا کیا جائے۔ دوران جنگ میں حکومت نے جنگی کاروبار کے لئے تمام نئے اشتری خریدی اور بہت سی مشینری خانگی کارخانوں کو اغراض جنگ کے لئے مستعار دی گئی۔ جنگ کے بعد فوجی محکمہ اپنی آئندہ ضروریات کا تعین کریں گے۔ اس کے بعد فاضل مشینری اور پلانٹ کی نکاسی کے مسئلہ پر احتیاط سے غور کرنا پڑے گا اور یہ دیکھنا پڑے گا کہ مابعد جنگ ہندوستان میں کس قسم کی مشینری درکار ہوگی۔

حکومت کے جنگی ٹھیکوں کا مسئلہ کارخانہ داروں اور خود حکومت کے لئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ سرکاری ٹھیکوں کی تنسیخ کے لئے کافی غور و احتیاط کے ساتھ ایک پالیسی مدون کرنی پڑے گی۔ کیا جنگ کے بعد تمام ٹھیکے خود بخود منسوخ سمجھے جائیں یا ان ٹھیکوں کو اس وقت تک برقرار رکھا جائے جب تک کہ ٹھیکہ دار شہری کام حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں۔ یہ ایسے سوالات ہیں جن پر حکومت متوجہ ہے۔ اور ان مسائل کی تنقیح کے لئے ایک افسر خصوصی مقرر کیا گیا ہے۔ اختتام جنگ پر اس سوال کا جلد از جلد تصفیہ ضروری ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے اس خصوص میں پالیسی مدون کی جا رہی ہے۔ اس سوال کا تصفیہ کرتے وقت حکومت مزدوروں کا مسئلہ بھی پیش نظر رکھے گی۔

غالباً سب سے اہم سوال کارخانہ داروں کے نقطہ نظر سے یہ ہے کہ عبوری دور میں کارخانہ داروں کو بیرونی مسابقت سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جو مال ہندوستانی کارخانہ دار اب تک حکومت کے لئے تیار کر رہے تھے وہ بیرونی ممالک سے درآمد ہوگا۔ کارخانہ داروں نے ایسے مال کی مدت تک تامین و حفاظت کا مطالبہ کیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ جو نئی صنعتیں قائم ہوئی ہیں وہ دفعتاً نابود ہو جائیں گی اگر ایک طرف کنٹرول ترک کر دیا جائے گا اور دوسری طرف درآمدات کی اجازت دی جائے گی۔

جنگ کے بعد بین الاقوامی تجارت کی کیا نوعیت ہوگی ابھی سے یہ قیاس نہیں کی جا سکتی۔ تجارت سے متعلق مابعد جنگ بین الاقوامی نقشے ابھی واضح طور پر منظر عام پر نہیں آئے۔ بین الاقوامی کانفرنس میں ہر ملک اپنے بنیادی مفاد کی حفاظت کی کوشش کرے گا۔ لہٰذا یہ کہنا ابھی قبل از وقت ہے کہ ایسی کانفرنسیں آخر کس فیصلہ پر پہنچیں گی۔ یہ مطالبہ کہ دوران جنگ میں حکومت نے جو صنعتیں قائم کیں یا جن صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ان کے مستقبل کی حفاظت کی جائے ایک ایسا مطالبہ ہے جس پر حکومت کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ ایسی صنعتوں کی حفاظت کے لئے مختلف طریقے پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ ایسی ہندوستانی مصنوعات کی حفاظت کے لئے جن سے ملک کی اندرونی ضروریات پوری ہوتی ہیں ٹیرف عائد کیا جائے اور جن اشیاء سے ملک کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں ...

تکمیل نہیں پاتیں درآمدات پر کنٹرول اور ٹیرف کی نگرانی قائم کی جائے تاکہ ایک طرف صنعت کی حفاظت ہو اور دوسری طرف نفع اندوزی کا انسداد۔

یہ تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں اور توقع کی جا رہی ہے کہ بروقت تصفیہ کر دیا جائے گا۔ میں یہاں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان حالات اور امکانات پر نظر ڈالنے کے بعد جو مابعد جنگ میں پیدا ہوں گے ہندوستانی صنعتوں کو کوئی خطرہ محسوس نہ کرنا چاہئے۔

قیام امن کے لئے اقوام متحدہ کی کانفرنس

۴۵ اقوام کو شرکت کی دعوت

... بیان جاری ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کی کانفرنس جو سان فرانسسکو میں ۲۵ اپریل کو منعقد ہوگی ۴۵ اقوام کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے کہ وہ اس کانفرنس میں اپنے نمائندے بھیجیں۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ ... کانفرنس کی اساس پر امن و تحفظ کو برقرار رکھنے کے لئے ایک منشور مرتب کیا جائے۔ بین الاقوامی تنظیم کی دستاویز مرتب کی جائے۔ اس قسم کی تجاویز ڈمبارٹن اوکس میں شائع کی گئی تھیں۔ ... بیان میں یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ یالٹا کانفرنس میں امن عالمگیر نظم کے متعلق استصواب رائے کی ... متفقہ طور پر اتفاق کیا گیا ہے۔ یہ مسئلہ ڈمبارٹن اوکس کی تجاویز میں چھوڑ دیا گیا تھا جو کہ یالٹا کانفرنس میں طے کیا گیا۔ اس کے بموجب مجلس تحفظ کے گیارہ ارکان کی ایک رائے ہوگی۔ کاروائی کو طے کرنے کے لئے گیارہ میں سے سات ارکان کی آراء ضروری ہوگی۔ لیکن دوسرے معاملات میں سات ارکان کی متفقہ آراء میں پانچ مستقل ارکان یعنی برطانیہ ممالک متحدہ امریکہ روس چین اور فرانس کی متفقہ آراء شامل ہونی چاہئیں۔

پولستان کو سان فرانسسکو کانفرنس میں شرکت کی دعوت نہیں دی گئی۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ پولستان کو شرکت کی دعوت بھیجی جائے گی جب کہ قومی اتحاد کی اساس پر پولستان کی کوئی حکومت قائم ہو جس کو تسلیم کر لیا جائے۔ فرانس جو ڈمبارٹن اوکس کانفرنس میں شریک نہیں تھا۔ سان فرانسسکو کانفرنس میں شریک ہوگا اگرچہ اس نے دعوت دینے والوں میں شریک ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ محرک کی حیثیت سے حصہ لینے کے لئے فرانس کے ساتھ بعض شرائط لگا دی گئی ہیں۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ دیگر جاتی اتحادی ممالک متحدہ امریکہ چین ... نے ان شرائط کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ......

ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکار عالی

بقیہ سلسلہ صفحہ (۵)

کی گہری دلچسپی ضرب المثل بن گئی ہے۔ اور میرے لیے یہ انتہائی عزت کی بات ہے کہ میں آپ تک وہ پیام پہونچانے کی سعادت حاصل کروں جو حضرت بندگان اقدس نے بمراحم خسروانہ اس موقع کے لیے ارسال فرمایا ہے۔

"میری مملکت کے دارالسلطنت میں ماہران امراض چشم کی کل ہند انجمن کی آٹھویں کانفرنس کے ارکین اور مندوبین کو خوش آمدید کہنا میرے لئے موجب مسرت ہے آپ کا یادگار اور اعلیٰ نصب العین آپ سے وسیع ہمدردی اور بے لوث خدمت کا متقاضی ہے۔ موجودہ جنگ کے پیدا کردہ حالات نے آپ کے لئے اپنی خدمت انجام دینے کے کثرت سے مواقع فراہم کر دیے ہیں۔ آپ تکمیل فرائض کا قابل قدر ثبوت پیش کر چکے ہیں۔ اور آپ کو اس سے بھی زیادہ خدمات انجام دینی ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ وقت کے تقاضوں کو بخوبی پورا کر سکیں گے۔ مجھے امید ہے کہ یہاں اپنے قیام کے دوران میں آپ کو حکومت کے قائم کئے ہوئے امراض چشم کی ایک حرکت پذیر یونٹ کی مصروفیات کو دیکھنے کا موقع ملے گا۔ فی الوقت اس یونٹ کا کیمپ اورنگ آباد میں قائم ہے۔ جہاں دور دراز مقامات سے مریض علاج کرانے آتے ہیں۔ آپ کو یقیناً اس سے دلچسپی ہوگی اور آپ اس کام کو پسند کریں گے۔

میری دعا ہے کہ آپ کے مباحث اور باہمی تبادلۂ خیال سے آپ کی معلومات میں مزید اضافہ ہو۔ اور آپ نے اپنے فن میں اب تک جو کامیابی حاصل کی ہے اس میں اس سے بھی زیادہ ترقی ہو۔ میں آپ کی گفتگو کے نتائج اور ان کے عملی اطلاق کا نہایت دلچسپی سے انتظار کروں گا۔

مجھے یقین ہے کہ میری مملکت کے دارالسلطنت میں اس قیام کی انتہائی خوش گوار یاد آپ کے دل میں قائم رہے گی۔"

یہاں پیام ہمایونی ختم ہوتا ہے۔

حضرات! یہ امر انتہائی طمانیت کا باعث ہے کہ نابیناؤں کا علاج کرنے اور ان کی بینائی بحال کر دینے میں آپ کی کانفرنس کو اس قدر کامیابی ہوئی ہے آپ نے جس فن کو اختیار کیا ہے وہ مقابلتاً جدید ہے اور ابھی اس میں ترقی کے بڑے مواقع ہیں کل ہند ماہران انجمن امراض چشم ۱۹۳۰ء میں قائم ہوئی تھی۔ اور اس پندرہ سالہ مدت میں اس نے جو کامیابی حاصل کی ہے وہ قابل فخر ہے۔ تاہم ان تمام تر کامیابیوں کے باوجود یہ تسلیم کرنا بھی ضروری ہے کہ اس ملک میں کس قدر وسیع کام انجام دینا ہے۔ اس کام کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ آپ انتہائی کوششوں کے باوجود اس مسئلہ کے صرف ایک جزو پر ہی توجہ کر سکیں گے اور اس کام کا بڑا حصہ بہت تکمیل طلب رہے گا۔ لیکن یہ ناگزیر صورت ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ خصوصی شفاخانوں اور ضروری سازوسامان سے اس امراض چشم کے شفاخانوں کی موجودہ قلت کے باعث آپ کے کام میں شدید مشکلات درپیش ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی سب سے انفرادی طور پر کام کرنے والے اشخاص کی جدوجہد کیا باہمی ربط و ضبط قائم ہو جانے کی وجہ سے موجودہ مشکلات کا مقابلہ کرنے میں ایک حد تک مدد ملے گی اور آپ کی کانفرنس اس قسم کا اتحاد قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ثابت ہوگی۔ مزید برآں مجھے یہ بھی امید ہے کہ آپ کی کانفرنس اس پیشہ کو اختیار کرنے اور اس مسئلہ سے دلچسپی لینے پر زیادہ سے زیادہ تعداد کو آمادہ کرے گی۔

خوش قسمتی سے آپ کو اپنی تنظیم کے قیام کے ابتدائی مراحل میں ہی سر جمشید جی ڈنشا ڈاکٹر بالا جی اور میرے دوست آنجہانی ڈاکٹر آچاریہ لکھنوی جیسے ممتاز ماہرین فن کی خدمات حاصل ہو گئیں۔ ڈاکٹر آچاریہ کی بے وقت موت نے اس پیشہ کے افراد کو ایک قابل اور خدمت گزار حق داری کی رہبری سے محروم کر دیا اور آج ہم سب اس نقصان پر غمگین ہیں۔

انفرادی اور اجتماعی طور پر آپ جو مفید کام اپنے ملک کے ان باشندوں کی امداد کے لئے انجام دے رہے ہیں جو امراض چشم میں مبتلا ہیں اس کی وجہ سے آپ ان تمام لوگوں سے شکریہ اور عزت کے مستحق ہیں جنہیں اپنے ہم وطنوں کی حقیقی مسرت و خوش حالی سے دلچسپی ہے۔ اور جو انہیں اس بدترین مصیبت سے محفوظ رکھنے کے آرزومند ہیں۔ ہندوستان میں نابینائی اور دوسرے امراض چشم کے خوفناک اعداد ایک قومی مصیبت ہیں حالات کی ابتری کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ اس ملک میں پندرہ لاکھ اشخاص بالکل اندھے ہیں اور بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کی بینائی قریب زائل ہو چکی ہے۔ اس قسم کے حالات میں صرف قومی پیمانہ پر امدادی تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں۔ اور طبی امداد و صحت عامہ سے متعلق ایسی تمام تجاویز خواہ وہ موجودہ زمانہ کے لئے ہوں یا آئندہ کے لئے جو اس وسیع قومی مسئلہ کو علاج اور انسداد دونوں طریقوں سے مؤثر طور پر حل کرنے کی ضرورت کو نظر انداز کر دیں قابل توجہ نہیں ہو سکتیں۔

میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ میری تمنا ہے کہ آپ کا یہ جلسہ کامیاب اور بارآور ہو۔ میں آپ کے موجودہ مباحث اور آئندہ مصروفیات کا بڑی دلچسپی سے مطالعہ کروں گا۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر حکومت سرکار عالی آپ کے کام کو ترقی دینے میں کسی طرح مدد کر سکتی ہے تو وہ اس سے قاصر نہیں رہے گی۔

بقیہ سلسلہ صفحہ ۲

(۳۴) سینما کا سامان اور اس کے فاضل پرزے (۳۵) آلات جراحی اور ربر کا سامان۔

(۲) جب کہ تاجر یا تیار کنندہ کسی شئے کو بذریعہ نیلام فروخت کرے تو اس کو احکام ہذا کی خلاف ورزی ہو تو بزاع کنندہ کے علاوہ تاجر یا تیار کنندہ بھی مستوجب سزا ہوگا۔ (۳) حکومت سرکار عالی نے متعدد اشیاء کی انتہائی مقدار کا بھی تعین کر دیا ہے جو کوئی تاجر یا تیار کنندہ بوقت واحد اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے۔ نیز اس مقدار کا جو کسی شخص کو کسی ایک معاملہ میں فروخت کی جا سکتی ہے جن اشیاء کی حد تک انتہائی مقدار کا تعین ہوا ہو ان سے متعلق احکام یہ ہیں کہ کوئی تاجر مجاز نہ ہوگا کہ اپنے قبضہ میں بوقت واحد کوئی شئے اس جملہ مقدار کی ایک ربع سے زائد مقدار میں رکھے جو ف۱۹۴۳ء کے دوران میں اس کے قبضہ میں تھی۔ اسی طرح کوئی تیار کنندہ مجاز نہ ہوگا کہ اپنے قبضہ میں بوقت واحد کوئی شئے ایسی مقدار میں رکھے جو ف۱۹۴۱ ف۱۹۴۲ ف۱۹۴۳ء کے منجملہ اس سال کی جملہ مقدار کے ایک ربع سے متجاوز ہو جس سال میں کہ اس نے سب سے زیادہ اشیاء تیار کیں۔

(۴) جن اشیاء کی انتہائی قیمتوں کا تعین نہ ہوا ہو ان اشیاء کی حد تک کوئی تاجر یا تیار کنندہ مجاز نہ ہوگا کہ کسی شئے کو ناواجبی بدل پر فروخت کرے۔ ناواجبی بدل کی تعریف کے لئے ملاحظہ ہو نمبر ۔ دستور العمل انسداد ذخیرہ بندی و

اِعلان

محکمہ صدر ناظم و معتمد سرکار عالی صیغہ رسد

نشان (۱۰۰) مورخہ ۲۵ فروردی سنہ ۱۳۵۵ ف

حسب الحکم عالیجناب نواب سر صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکار عالی

بہ نفاذ ان اختیارات کے جو تحت قاعدہ ۸۱ ذیلی قاعدہ (۲) قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی باپیشگی منظوری صدر اعظم باجلاس باب حکومت کو حاصل ہیں حسب ذیل حکم صادر کیا جاتا ہے۔

۱۔ حکم ہذا نام حکم نگرانی تقسیم اشیائے مایحتاج بابت سنہ ۱۳۵۵ ف موسوم ہوسکے گا۔ اور تاریخ اشاعت جریدہ سے کل ممالک محروسہ سرکار عالی میں نافذ ہوگا

۲۔ حکم ہذا میں بجز اس کے کہ مضمون یا سیاق عبارت اس کے خلاف ہو۔

(الف) "صدر ناظم" سے صدر ناظم و معتمد محکمہ رسد سرکار عالی مراد ہے اور اس میں ایسا عہدہ دار بھی شریک ہے جس کو صدر اعظم باب حکومت تحت حکم ہذا صدر ناظم کے کل یا بعض اختیارات استعمال کرنے کا مجاز کریں۔

(ب) "تاجر" سے ایسا شخص مراد ہے جو کسی شئے مندرجہ ضمیمہ منسلکہ حکم ہذا تھوک یا چلر فروشی کا کاروبار کرتا ہو خواہ ایسا کاروبار کسی دیگر کاروبار کے ساتھ مشترکا یا منفردا انجام دیا جاتا ہو۔

(ج) "درآمد کنندہ" سے ایسا شخص مراد ہے جو کسی شئے مندرجہ ضمیمہ منسلکہ حکم ہذا ممالک محروسہ سرکار عالی کے باہر سے ممالک محروسہ سرکار عالی میں درآمد کرتا ہو

(د) "تیار کنندہ" سے ایسا شخص مراد ہے جو کسی شئے مندرجہ ضمیمہ منسلکہ حکم ہذا کی تیاری کا کاروبار انجام دیتا ہو

(ھ) "شئے مندرجہ ضمیمہ" سے کوئی ایسی شئے مراد ہے جو ضمیمہ منسلکہ حکم ہذا میں درج ہو۔

۳۔ (۱) صدر ناظم مجاز ہوگا کہ بذریعہ اعلان مندرجہ جریدہ کسی شئے مندرجہ ضمیمہ کے لئے ان تاجروں کی صراحت کرے جو بہ اغراض حکم ہذا شئے مذکور کے منظورہ تاجر متصور ہوں گے۔ وہ صراحت کے بعد شئے مذکور کا کوئی درآمد کنندہ یا تیار کنندہ مجاز نہ ہوگا کہ صدر ناظم کی تحریری اجازت کے بغیر شئے مذکور ایسے شخص کو فروخت یا بطریق دیگر اس کی نکاسی کرے جو شئے مذکورہ کا منظورہ تاجر نہ ہو۔

(۲) صدر ناظم مجاز ہوگا کہ کسی شئے مندرجہ ضمیمہ کے منظورہ تاجروں کی فہرست میں جس کا اعلان تحت ذیلی فقرہ (۱) کیا گیا ہو وقتاً فوقتاً بذریعہ اعلان مندرجہ جریدہ کسی نام کا اضافہ یا کسی نام کو اس سے خارج کرے۔

۴۔ (۱) صدر ناظم مجاز ہوگا کہ بذریعہ اعلان مندرجہ جریدہ ان قیمتوں کا تعین کرے جن پر اشیاء مندرجہ ضمیمہ کو درآمد کنندگان تیار کنندگان تاجر فروخت کرسکیں گے اور مختلف رتب جات اور مختلف طبقات درآمد کنندگان تیار کنندگان اور تاجران کے لئے مختلف قیمتیں مقرر کی جاسکیں گی۔

(۲) کوئی درآمد کنندہ تیار کنندہ یا تاجر مجاز نہ ہوگا کہ کسی شئے مندرجہ ضمیمہ کو تحت ذیلی فقرہ (۱) ذریعہ اعلان مقرر شدہ قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرے۔

۵۔ صدر ناظم مجاز ہوگا کہ کسی درآمد کنندہ یا تیار کنندہ کو تحریری حکم دے کہ وہ اشیاء مندرجہ ضمیمہ کو ایسے منظورہ تاجر یا تاجروں کو ایسی مقدار میں فروخت کرے جس کی صراحت حکم میں کی گئی ہو نیز ایسے درآمد کنندہ تیار کنندہ یا منظورہ تاجر کو فروخت کے بارہ میں ایسی مزید ضمنی ہدایات بھی جاری کرسکے گا جو وہ مناسب خیال کرے اور درآمد کنندہ یا تیار کنندہ یا منظورہ تاجر پر لازم ہوگا کہ اس کے حکم اور ہدایات کی تعمیل کرے۔

۶۔ (۱) اشیاء مندرجہ ضمیمہ کے درآمد کنندہ پر لازم ہوگا کہ بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی کسی مقام سے مال کی روانگی کی اطلاع ملتے ہی صدر ناظم کو ایسے مال کے بارہ میں حسب ذیل امور کی اطلاع دے

(۱) جن اشیاء مندرجہ ضمیمہ پر ارسال مشتمل ہو ان کی تعداد اور نوعیت کی صراحت

(۲) ممالک محروسہ سرکار عالی میں ارسال کے وصول کی متوقع تاریخ اور مقام۔

(۳) اشیاء مندرجہ ضمیمہ وصول ہونے پر ان کی نکاسی کس طرح کی جائے گی مزید تفصیلات کے ساتھ۔

(۲) اشیاء مندرجہ ضمیمہ کے ہر درآمد کنندہ پر لازم ہوگا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں مال آنے کے بعد اندرون دو ہفتہ اس کے بارہ میں حسب ذیل امور کی اطلاع صدر ناظم کو دے۔

(۱) ارسال جن اشیاء مندرجہ ضمیمہ پر مشتمل ہو ان کی تعداد اور نوعیت کی صراحت۔

(۲) قیمت جو اشیاء مندرجہ ضمیمہ کے ممالک محروسہ سرکار عالی میں وصول ہونے تک عائد ہوئی ہو جس میں قیمت بیمہ، اخراجات حمل و نقل، کروڑگیری اور دیگر متفرق اخراجات (اگر کوئی ہوں) علحدہ علحدہ بتائے جائیں گے۔

۷۔ کوئی درآمد کنندہ مجاز نہ ہوگا کہ کسی اشیاء مندرجہ ضمیمہ کو جو اس نے حکم ہذا کے نفاذ کے بعد درآمد کئے ہوں صدر ناظم کی تحریری ہدایات کے بغیر فروخت کرے یا بطور دیگر ان کی نکاسی کرے تاوقتیکہ فقرہ (۶) ذیلی فقرہ (۲) کے تحت مطلوبہ اطلاع محکمہ صدر ناظم میں وصول ہونے کی تاریخ سے اندرون ۲۱ یوم ایسی کوئی ہدایات وصول نہ ہوں یا درآمد کنندہ کو اختیار ہوگا کہ حکم ہذا کے دیگر احکام کے تابع اشیاء کی نکاسی کرے۔

۸۔ کسی شئے مندرجہ ضمیمہ کے ہر تیار کنندہ پر لازم ہوگا کہ ہر ماہ صدر ناظم کو حسب ذیل امور کی اطلاع اس طرح دے کہ وہ ہر فصلی ماہ کی پندرہ تاریخ تک اس کو پہونچ جائے

(۱) گزشتہ فصلی ماہ میں تیار کردہ اشیاء مندرجہ ضمیمہ کی تفصیل اور ان کی حقیقی یا تخمینی تعداد۔

(۲) اشیاء مندرجہ ضمیمہ کی تیاری کا حقیقی یا تخمینی خرچہ۔

(۳) اشیاء مندرجہ ضمیمہ کی نکاسی وہ کس طرح کریگا۔ پوری تفصیلات کے ساتھ

۹۔ صدر ناظم بہ اغراض تعمیل حکم ہذا

(الف) کسی شخص کو کسی کاروبار کے متعلق جو ایسا شخص یا کوئی اور شخص انجام دیتا ہو ایسی اطلاع دینے کا حکم جو وہ طلب کرے اور جو اس کے قبضہ میں ہو۔

(ب) کسی کتب یا دیگر دستاویزات کا جو کسی شخص کے قبضہ میں ہو یا اس کی نگرانی میں ہوں معائنہ کرسکے گا یا کراسکے گا۔

(ج) کسی مقام یا اس کے ملحقات میں داخل ہوسکے گا اور تلاشی لے سکیگا یا کسی اور شخص کو داخل ہونے اور تلاشی لینے کا مجاز کرسکے گا اور کسی اشیاء مندرجہ ضمیمہ کو جن کے متعلق اس کو یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ حکم ہذا کی خلاف ورزی کی گئی ہے کی جارہی ہے یا کی جانے والی ہے گرفتار کرسکے گا یا کسی شخص کو مجاز کرسکے گا کہ وہ ایسی اشیاء کو قرق کرے۔

۱۰۔ ہر عدالت پر جو حکم ہذا کی کسی خلاف ورزی کی سماعت کررہی ہو لازم ہوگا کہ کسی امر کو متحقق کئے بغیر جو وہ صادر کرسکتی ہے کسی شئے مندرجہ ضمیمہ کے متعلق اس کو اطمینان ہو کہ حکم ہذا کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ بحق سرکار ضبط کرنے جانے کا حکم دے بجز اس کے کہ خاص وجوہات کی بناء پر جو قلمبند کئے جائیں گے عدالت اس کے خلاف

ضمیمہ

(دیکھو فقرہ ۲ (ھ))

۱۔ شراب اور لکڑی
۲۔ سرمئی شیشیاں
۳۔ پلیٹ کی شیشیاں
۴۔ سامان شکیب۔

بقیہ سلسلہ صفحہ (۱۰)

داخلہ اندوزی بابتہ تشریحات۔ (۵) کوئی شخص مجاز نہ ہوگا کہ اپنے قبضہ میں بوقت واحد کوئی ایسی شئے جس کا اعلان صدر ناظم و مہتمم رسد نے جریدہ اعلامیہ میں کیا ہو ایسی مقدار سے زائد مقدار میں رکھے جو اس کی اور اس کے خاندان کی تین ماہ کی معمولی ضروریات کے لئے یا کسی معینہ مدت کے لئے ضروری متصور کی جائے۔ اگر کسی شخص کے قبضہ میں کوئی شئے مقدار سے زائد ہو تو اس پر لازم ہوگا کہ اس کی اطلاع ناظم و مہتمم رسد کو دے۔ (۶) کوئی تاجر یا تیار کنندہ کسی شئے کو فروخت کرنے یا بیع داشت نقد کی خریدی سے معمولی طور پر انکار کرے۔ ۴